سوال

(60) شعبان کی پندرہویں شب کو ساری یا اکثر میں پابندی کے ساتھ مجلس وعظ منعقد کرنا کیسا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

شعبان کی پندرہویں شب کو ساری یا اکثر میں پابندی کے ساتھ مجلس وعظ منعقد کرنا کیسا ہے ؟ ، اصحاب مجلس اس کی وجہ جواز یہ بتاتے ہیں کہ : یہ ہماری انجمن کا سالانہ جلسہ ہے ۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ : اس طرح مذہب اہل حدیث کی تبلیغ اور شب برات کی مروجہ خرافات کی تردید ہوتی ہے ، کیونکہ احناف رات بھر جاگتے ہیں اور ان کا کہیں وعظ نہیں ہوتا ، اس لیے اس طرف چلے آتے ہیں کیا ، اس نظیر خیر القرون میں ملتی ہے ؟ ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اتفاقیہ طور پر شب برات میں مجلس وعظ منعقد کرلی جائیے تو مضائقہ نہیں ۔ لیکن اس شب میں مجلس وعظ منعقد کرنے کی پابندی اور اس کا التزام ٹھیک نہیں ، اس التزام اور پابندی سے اجتناب میرے نزدیک ارجح اور احوط ہے ۔

اولاً : تو اس کی نظیر خیر القرون میں بالکل نہیں ملتی ۔

ثانیاً : مجوزین التزام کی بیان کردہ مصلحت (مروجہ خرافات کی تردیک) ایک موہوم ارمر ہے ۔ دیوبندی ان خرافات وبدعت میں بتلا وملوث ہوتے نہیں ، کہاں کو ان امور کا بدعی ہونا بتایا جائے ۔ رہگئے بدعتی تو وہ اہل حدیثوں کے ایسے جلسوں میں شریک کب ہوتے ہیں ! بالفرض شریک بھی ہوں تو چونکہ یہ مجلس عموماً بعد نماز عشاء منعقد ہوتی ہے ، اور اس وقت تک یہ بدعتی سارے مروجہ خرافات کرچکے ہوتے ہیں ۔ پس اس تردید بعد از وقت سے کیا نتیجہ اور فائدہ حاصل ہوگا ۔ اور دوسرے شب برأت تک آپ کی تردید کا اثر کیا باقی رہے گا ۔ یہ تو ایسا ہی ہے کہ شعبان کی آخری تاریخ میں آنحضرت ﷺ نے خطبہ کے اندر جو حدیث ’’أیها الناس قد اظلکم شهر عظیم شهر مبارک ، فیه لیلة خیر من ألف شهر ، ‘‘ الحدیث بیان فرمائی تھی ، اس کو اور روزے کے فضائل واحکام اور لیلۃ القدر کے فضائل کے ساتھ پڑھ کر سنا دیا جائے ۔

وہذا کما تری ولا فرق عندنا بین الامرین ، ولا تعجب مما ذکرت لک من المثال ، فقد استمر علیه العمل عند اہل الحدیث فی بعض القری من مدیریة اعظم کره ، وقد اختبر نائم تحققنا ، أن أہلها لا یرید ون أن یدعوا ما ورثوه عن أسلامهم ، ولو کان ما استمروا علیه وألفوا علیه سلفهم ، مما لا طائل تحته ، ولا فائدة فیه للمسلمین ، فیا للعجب ! اللهم اهد هم إلى ما یعنیهم ، و ینفعهم فی الدنیا والاخرة .

(محدث دہلی ج : 1 ش : 7 شوال 1361ھ نومبر 1942ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 159

محدث فتویٰ